احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 9

منگل 27- فروری 2001ء

روزنامہ

CPL 61

الفضل

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

منگل 27 فروری 2001ء ذی الحج 1421 ہجری- 27- تبلیغ 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 48

مشورہ کا حق

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے مشورہ طلب کرے

تو وہ اسے مشورہ دے-

(سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب المستشار موتمن حدیث نمبر 3737)

نئی بیت الذکر کی تحریک پر احباب جماعت کا والہانہ لبیک

فوری طور پر 3.3 ملین پاؤنڈ کے وعدے- عورتوں نے زیور، بچوں نے جیب خرچ اور مردوں نے عطیات اور پلاٹ پیش کر دیئے

مشاورت کے ذریعے ساری دنیا کے احمدیوں کے دماغ کا نچوڑ خلیفہ وقت کو ملتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 23 فروری 2001ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 23 فروری 2001ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں مشورہ دینے کے بارے میں اہم باتوں کے بیان کے بعد لندن کی بڑی بیت الذکر کے لئے سابقہ جگہ کو ترک کر کے نئی جگہ ڈھونڈنے کا ارشاد فرمایا- حضور ایدہ اللہ کا خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا- اس کے ساتھ دیگر کئی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی پیش کیا گیا-

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ آل عمران کی آیت 160 کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد فرمایا آجکل مجالس شوریٰ کے دن ہیں کئی ممالک میں شوریٰ منعقد ہو رہی ہے اس لئے سب دنیا کے لئے شوریٰ کے حوالے سے احادیث پیش کرتا ہوں- حدیث ہے جب تم سے تمہارا بھائی مشورہ طلب کرے تو اسے چاہئے کہ مشورہ دے- ایک حدیث میں ہے جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا مشورہ ایسا دیں جیسے امانت کا بوجھ ادا کر رہے ہوں- بالکل سچا مشورہ دیں- حدیث میں ہے جس نے بغیر غور وخوض کے مشورہ دیا اس نے خیانت کی- حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت ﷺ کی سیرت پاک سے مشورے کے بارے میں پاکیزہ اسوہ بیان فرمایا- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا خلافت کا نظام مشاورت سے ہی چلتا ہے- اس سے ساری دنیا کے احمدیوں کے دماغ کا نچوڑ خلیفہ وقت کو ملتا ہے اس ضمن میں حضرت مسیح موعود کے ارشادات بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا مشورہ بڑی بابرکت چیز ہے- جب آنحضرت ﷺ کو مشورہ کا حکم ہے پھر کسی دوسرے کی کیا حیثیت ہے- آجکل مشورہ یا تو مانگتے نہیں یا لیتے ہیں تو عمل نہیں کرتے- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج بھی ایسی صورت پیش آجاتی ہے- اس لئے جب مشورہ لیا جائے تو پھر اس پر عمل بھی کرنا چاہئے- ورنہ ایسا شخص سزا بھی پاتا ہے- حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کی طرف سے جلسہ سالانہ پر شوری کا ذکر فرمایا اور فرمایا آج یورپ امریکہ میں جو دعوت الی اللہ ہو رہی ہے یہ آج ہی کی بات نہیں یہ سلسلہ حضرت مسیح موعود کے زمانے سے جاری ہے- اس ضمن میں حضور نے فرمایا کہ آج ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت دس ہزار ہے اور یہ حضرت مسیح موعود کی خواہش تھی-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا لندن کی نئی بیت الذکر بیت الفتوح کے بارے میں گزشتہ خطبہ میں جو تحریک کی تھی اور اس ضمن میں ناراضگی کا بھی اظہار کیا تھا تو بعض برائیوں میں بعض خوبیاں بھی ہوتی ہیں- اب ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اس جگہ بیت الذکر بنانے کے ارادے کو ترک کر دیا جائے- اس کے ساتھ بعض ایسی شرائط وابستہ ہیں جن پر عمل درآمد بہت مشکل ہے- اس مقصد کے لئے اب میں نے ہدایت کی ہے کہ باہر کہیں ایسا علاقہ ڈھونڈا جائے جہاں بڑی زمین ہو- اتنی بڑی کہ وہاں پر کثرت سے احمدی گھر بنائے جاسکیں- ایسے احمدیوں کو بلاسود قرضہ بھی دے کر ان کی مدد کی جاسکتی ہے-

حضور نے فرمایا اس تحریک پر جماعت نے جو شاندار ردعمل دکھایا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ کیسی پیاری جماعت حضرت مسیح موعود نے قائم کی- فوری طور پر 3.3 ملین پاؤنڈ کے وعدے آچکے ہیں- پاکستان‘ کینیڈا‘ امریکہ‘ یوکے‘ جرمنی‘ آسٹریلیا‘ جاپان اور مڈل ایسٹ کے ممالک نے غیر معمولی اخلاص کا مظاہرہ کیا ہے- عورتوں نے حسب سابق اپنے زیورات پیش کئے ہیں ان میں سے ایسی بھی ہیں جو پہلے بھی اپنے زیورات پیش کر چکی ہیں اور اللہ نے ان کے ہاتھوں اور گلوں کو خالی نہیں رہنے دیا ان کو پھر توفیق مل رہی ہے-

حضور کا خطبہ عیدالاضحیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ عیدالاضحیہ ایم ٹی اے پر 6 مارچ 2001ء کو پاکستان کے وقت کے مطابق شام 7 بجے ٹیلی کاسٹ ہوگا- یہ خطبہ اسی رات ساڑھے آٹھ بجے- 7 مارچ کو صبح 6 بجے اور دن کے 3 بجے دوبارہ ٹیلی کاسٹ ہوگا- نیز دیگر کئی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر ہوگا- احباب استفادہ فرمائیں-

☆☆☆☆

سہ سالہ انتخاب عہدیداران

جماعت ہائے احمدیہ پاکستان

یکم جولائی 2001ء تا 30 جون 2004ء

☆محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان تحریر فرماتے ہیں-

جملہ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد 30 جون 2001ء کو ختم ہو رہی ہے- آئندہ تین سالوں یکم جولائی 2001ء تا 30 جون 2004ء کے لئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخابات جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں- جس کے لئے 15 اپریل 2001ء کی میعاد مقرر کی جاتی ہے- اس میعاد کے اندر تمام عہدیداران کے انتخابات ہو کر نظارت علیا میں پہنچ جائیں- تا کہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت جماعتوں کو نئے عہدیداران کی منظوریاں بھجوائی جاسکیں-

جملہ انتخابات عہدیداران قواعد کے مطابق ہونے چاہئیں- تا کہ ان کو مکمل کروانے پر سلسلہ کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو-

جملہ امراء مقامی وصدر صاحبان اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ انتخابات عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ (یا مجلس انتخاب) کا صدر ایسے دوست کو نامزد کر

(باقی صفحہ 8 پر)

خطبہ عید الاضحی

خانہ کعبہ وہ پہلا گھر ہے جو تمام بنی نوع انسان کے لئے بنایا گیا

یہ ایک ہی گھر ہے جہاں تمام دنیا کے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔ جس طرح ابتداء میں بنی نوع انسان کو اکٹھا کرنے کے لئے یہ گھر بنایا گیا تھا اسی طرح اس کی غرض یہ ہے کہ روحانی لحاظ سے بھی تمام بنی نوع انسان کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کیا جائے

خطبہ عید الاضحی ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ 17 مارچ 2000ء بمطابق 17۔ امان 1379 ہجری شمسی بمقام اسلام آباد۔ ٹلفورڈ برطانیہ

خطبہ عید کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ آل عمران کی آیات 96 تا 98 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

ان کا ترجمہ یہ ہے: تو کہہ اللہ نے سچ کہا۔ پس ابراہیم حنیف کی ملت کی پیروی کرو اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھا۔ یقیناً پہلا گھر جو بنی نوع انسان (کے فائدے) کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو بکہ میں ہے۔ (وہ) مبارک اور باعث ہدایت بنایا گیا تمام جہانوں کے لئے۔ اس میں کھلے کھلے نشانات ہیں (یعنی) ابراہیم کا مقام۔ اور جو بھی اس میں داخل ہوا وہ امن پانے والا ہو گیا۔ اور لوگوں پر اللہ کا حق ہے کہ وہ (اس کے) گھر کا حج کریں (یعنی) جو بھی اس (گھر) تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔ اور جو انکار کر دے تو یقیناً اللہ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔

ان آیات کریمہ میں جو بات خصوصیت سے قابل توجہ ہے وہ یہ ہے کہ ابراہیم حنیف کی ملت کی پیروی کرو جو مشرکوں میں سے نہیں تھا (۔) پس یہ اس کی کنٹرولنگ کلاز (Controlling Clause) جس کو کہتے ہیں وہ ہے۔ یعنی اس کی روشنی میں باقی آیات کی جو بعد میں آنے والی ہیں تفسیر ہو گی۔ پہلی اہم بات یہ ہے کہ یہ گھر جو خدا کے رستے میں بنایا گیا ہے یہ اس ابراہیم کی سنت کے اوپر ہے جو مشرک نہیں تھا۔ پس شرک ایک ایسی بات ہے جس کے نتیجہ میں کسی کو اس گھر کے ساتھ شرک وابستہ کرنے کی اجازت نہیں ورنہ تمام بنی نوع انسان کا برابر حق ہے کہ وہ یہاں آئیں اور اللہ کا ان پر حق ہے کہ وہ اس گھر کے گرد گھومیں اور ابراہیم کے مناسک ادا کریں۔

پس فرمایا (۔) اب یہاں **للہ** کا ذکر ہی کوئی نہیں۔ پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا۔ (۔) وہ بکہ میں ہے۔ بہت برکت والا ہے اور عالمین کے لئے ہدایت ہے۔ اس ضمن میں پہلے بھی میں بارہا عرض کر چکا ہوں کہ یہ قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کا کمال ہے کہ پہلے گھر کو وہ نام دیا گیا جس وقت قرآن کریم نازل ہوا اس وقت رائج نہیں تھا اور بہت قدیم نام ہے یعنی بکہ ۔ بکہ کب کہا جاتا تھا۔ یہ بہت ہی پرانی تاریخ ہے اس کی مگر آنحضور ﷺ کے زمانے میں مکہ کو مکہ ہی کہا جاتا تھا بکہ نہیں کہا جاتا تھا۔

(فرمایا) (۔) اس میں جتنی بھی آیات ہیں یہ سب ابراہیم کا مَقام ہیں یعنی ابراہیم کے بلند مَقام کو ظاہر کرنے والی ہیں۔ بہت سے لوگ نادانی سے مَقام کو مُقام پڑھ جاتے ہیں جو ایک ظاہری جگہ کا نام ہے۔ مقام کسی ظاہری جگہ کو نہیں کہتے بلکہ مرجع کو کہتے ہیں۔ (۔)

اور جو کچھ اس میں داخل ہوا وہ گویا امن میں آ گیا۔ (۔) اللہ کے لئے لوگوں پر فرض ہے کہ بیت کا حج کریں۔ **البیت** یعنی اس گھر کا اور **البیت** میں **ال** کے لفظ کے نتیجے میں وہ سارے مفاہیم آ جاتے ہیں جو ایک کامل گھر کے متعلق کہنے چاہئیں یعنی یہ گھر جو ایک کامل گھر ہے ہر پہلو سے مکمل اور عظیم الشان ہے لوگوں پر فرض ہے کہ اس گھر کا طواف کریں جن کو بھی استطاعت ہو وہاں تک پہنچنے کی۔ (۔) پس جو بھی کافر ہو، جو بھی انکار کرے تو اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔

میں نے مختلف آیات چنی ہیں اس مضمون پر روشنی ڈالنے کے لئے جو میں یکے بعد دیگرے پڑھتا جاؤں گا اور ساتھ ساتھ قابل توجہ امور کی طرف توجہ دلاتا جاؤں گا۔ فرمایا (۔) اور وہ وقت بھی یاد کرو جبکہ ابراہیم بیت اللہ کے قواعد کی تعمیر کر رہا تھا اور ان کو اونچا کر رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی ان کا بیٹا اسماعیل بھی بطور ایک مزدور کے شامل تھا۔ دونوں یہ دعا کر رہے تھے (۔) اے ہمارے اللہ ان حقیر کوششوں کو ہماری طرف سے قبول فرما (۔) یقیناً تو بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے (۔) اے ہمارے رب ہم دونوں کو اپنے لئے مسلمان بنا دے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک مسلم امت :بو جو تیرے لئے مخصوص ہو (۔) اور ہمیں ہماری قربان گاہیں دکھا، کہ کن کن موقعوں پر، کیسے کیسے تیرے حضور قربانی پیش کریں۔ (۔) اور ہمارے اوپر مغفرت کے ساتھ جھک۔ (۔) یقیناً تو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(فرمایا) (۔) اور اے ہمارے رب انہی میں سے ایک رسول مبعوث فرما۔ جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے۔ (۔) اور ان کو تعلیم کتاب دے اور کتاب کی حکمت بھی سمجھائے۔ (۔) اور ان کا تزکیہ کرے۔ (۔) یقیناً تو بہت عزت والا اور غلبے والا ہے اور بہت حکمت والا ہے۔

ان آیات کریمہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی وہ دعائیں سکھائی گئی ہیں جو آپ بیت اللہ کی تعمیر کے وقت کر رہے تھے۔ ایک عظیم الشان موقع ہے۔ ایک گھر جس میں باپ اس کا آرکیٹیکٹ ہو اس نے اس کی تعمیر کے خصائص طے کئے ہوں اور نقوش ذہن میں قائم کئے ہوں اور ایک بیٹا اس کا اس کے ساتھ مزدور بنا ہوا ہو لازماً یہ وہ عمر تھی حضرت اسماعیلؑ کی جب آپ کے ساتھ وہ بھاگتے دوڑتے پھرتے تھے اور کاموں میں ہاتھ بٹاتے تھے۔ دونوں یہ دعا کر رہے تھے کہ اے اللہ ہمیں اپنے لئے مسلمان بنا لے تو یہ جو دعا ہے کہ خدا ہم کو متقیوں کا امام بنائے اس کا بھی حل اس میں ہو گیا۔ وہ دونوں اس وقت مسلمان ہی تھے۔ یہ تو مراد نہیں تھی کہ خانہ کعبہ کی تعمیر کے بعد کسی وقت ہمیں مسلمان بنا دینا بلکہ دونوں ہی

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے۔ سالانہ 900 روپے

مسلمان تھے کلیۃً خدا کے حضور جھکنے والے تھے۔ تو اس دعا کا صرف اتنا مطلب ہوتا ہے کہ اپنے حضور ہمیں مسلمانوں میں لکھ چھوڑ' اپنے حضور ہمیں مسلمانوں میں شمار فرما لے یعنی جہاں تک ہمارے دلوں کا تعلق ہے ہم تو تیرے مسلمان ہی ہیں تیرے فرمانبردار بندے ہیں۔ اور صرف یہی نہیں کہ ہم اپنے لئے یہ دعا مانگتے ہیں بلکہ اپنی اولادوں کے لئے بھی ایک امت مسلمہ ان میں پیدا فرما۔ کثرت کے ساتھ ہماری اولادوں میں سے مسلمان پیدا ہوں۔ تو بار بار توبہ کو قبول کرنے والا اور بہت ہی مہربان ہے۔

اس کے بعد یہ عظیم الشان دعا ہے جو آنحضرت ﷺ کی ولادت اور بعثت کے متعلق ہے۔ (-) اے ہمارے رب ہماری انہی اولادوں میں سے ہماری ذریتوں میں سے وہ عظیم الشان رسول برپا فرما جو انہی میں سے ہو۔ (-) وہ ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے۔ (-) اور انہیں کتاب کی تعلیم دے اور (اس کی) حکمت بھی سکھائے (-) اور اس کے نتیجہ میں ان کا تزکیہ کرے۔ (-) یقیناً تو بہت غالب اور عزت والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

ان آیات کریمہ میں آنحضرت ﷺ کے متعلق جو دعا مانگی گئی تھی وہ بہت گہری حکمت اپنے اندر رکھتی ہے۔ **اور قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت اور قرآن کریم کا مستقل طور پر ایک ہی نہج پر مختلف زمانوں میں آیات نازل کرنا ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔** یہ آیت جو ابراہیم کی دعا کے طور پر ہے یہ تین جگہ قرآن کریم میں آئی ہے اور تینوں جگہ ترتیب یہی ہے اس ترتیب میں کوئی تبدیلی نہیں اور انسان اگر اپنی عقل سے سوچے تو اس کو یہی ترتیب دکھائی دینی چاہئے۔ پہلی یہ کہ اپنا رسول برپا فرما اور جب وہ رسول ان میں برپا ہو گا تو تیری طرف سے آیات کی تلاوت کرے گا۔ ان کا علم بھی لوگوں کو دے گا اور ان کو حکمت بھی سکھائے گا تو یقیناً اس کے نتیجے میں ان کا تزکیہ ہو جائے گا۔ علم و حکمت سمجھے بغیر کیسے تزکیہ ہو سکتا ہے۔ ایک عام انسان بلکہ ایک عظیم الشان عارف باللہ بھی یہی سوچتا ہے کہ تزکیہ سے پہلے علم کتاب و حکمت کی سمجھ آئے تو پھر تزکیہ ہو گا مگر حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کا مقام اس سے بہت بالا تھا جو ایک عظیم عارف باللہ نے سوچا تھا یعنی اس سے بھی بہت بالا تھا۔ چنانچہ قرآن کریم نے آپ کی اس دعا کو قبول کرتے ہوئے اس کی ترتیب بدل دی۔

چنانچہ سورۃ جمعہ میں یہ آیت نازل ہوتی ہے جس میں حضرت ابراہیمؑ کی اس دعا کی قبولیت کا ذکر ہے مگر ایک بظاہر معمولی فرق کے ساتھ یعنی ترتیب بدل کر۔ فرمایا (-) اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے وہ بادشاہ ہے قدوس ہے کامل غلبہ والا ہے اور صاحب حکمت ہے۔ وہی ہے جس نے امی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔

اب دیکھئے حضرت ابراہیمؑ کی دعا کہ ان میں سے ہی یہ رسول مبعوث کر۔ اس کا جواب ہے وہی ہے جس نے امی لوگوں میں ان ہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور پیشتر اس کے کہ ان کو کتاب کے علم اور حکمت کی تعلیم دے (-) ان کو پاک بھی کر دیتا ہے۔ پس یہ وہ عظیم الشان مقام ہے حضرت رسول اللہ ﷺ کا۔ بہت ہی بلند مقام ہے آپ کا۔ تلاوت آیات کرنا ہی لوگوں کو پاک کرنے کے مترادف تھا۔ آپ کی ذات مزکی تھی جس نے بھی آپ کو دیکھا اور سچی نظر ڈالی اس کا دل پاک ہو گیا' اس کا سینہ صاف ہو گیا۔ پس کثرت سے ایسی مثالیں آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ملتی ہیں کہ دیکھنے والے نے بس آپ پر ایک نظر ڈالی اور آپ کو ایسا پاک وصاف اور شفاف پایا کہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی دلیل کے ساتھ اپنے ایمان کو ملوث کرے بلکہ بے اختیار آنحضرت ﷺ کی تائید فرمائی۔

اس ضمن میں ایک روایت میں بارہا پیش کر چکا ہوں اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ صدیقیت کس کو کہتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت وہاں موجود نہیں تھے جب آنحضرت ﷺ نے دعویٰ فرمایا۔ جب آپ واپس آئے سفر سے لوٹے تو آپ کی بوڑھی لونڈی جو آپ سے بہت محبت کرتی تھی اور بہت احترام کرتی تھی اس نے آہستہ آہستہ بڑبڑانا شروع کیا کہ ہائے بے چارہ ابوبکرؓ ہائے بے چارہ ابوبکر۔ انہوں نے کہا کیا ہوا ہے تمہیں مجھے کیوں بیچارہ کہہ رہی ہو اس نے کہا تمہارا سب سے اچھا دوست پاگل ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کیا بات ہے اس میں پاگلوں والی۔ اس نے کہا وہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ یہ سنتے ہی سفر کی تھکان کے باوجود وہاں ایک لحظہ بھی ٹھہرنا گوارا نہیں کیا اور سیدھا حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنحضرت ﷺ کو یہ خیال تھا کہ کہیں ابوبکر جو میرا اتنا عزیز دوست ہے ٹھوکر نہ کھا جائے اس لئے پیشتر اس کے کہ یہ مجھ سے کچھ پوچھے میں ذرا اس کو سمجھاؤں کہ کیا دلیل ہے میرے سچا ہونے کی اور کیوں میں رسالت کا دعویٰ کر رہا ہوں۔ پس آنحضرت ﷺ نے یہ تمہید باندھی اور کہا کہ ابوبکر ذرا ٹھہر' میری بات سن لو پھر فیصلہ کرنا۔ کچھ ابھی فرمایا ہی تھا کہ ابوبکر نے بے چینی سے کہا نہیں اے محمد میں تیری بات نہیں سننا چاہتا۔ مجھے یہ بتا تو نے دعویٰ کیا ہے کہ نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' ٹھہر جا میری بات سن لے پوری طرح میں تمہیں سمجھاتا ہوں۔ لیکن بار بار ایسا ہی ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیچ میں ٹوک کر عرض کیا کہ نہیں مجھے صرف یہ بتائیں کہ آپ نے دعویٰ کیا ہے کہ نہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں میں نے دعویٰ کیا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ فوراً ہاتھ آگے بڑھا دیا بیعت کے لئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول **میں تیرا ادنیٰ غلام ہوں کیوں میرے ایمان کو ملوث کر رہے تھے۔ میں نے تو آپ کا چہرہ دیکھا ہوا ہے یہ تو سچوں کا چہرہ ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ یہ سچا چہرہ کبھی جھوٹ بولے۔ پس میں تو آپ کے سامنے حاضر ہوں اور آپ کا غلام ہوں اور اسی وقت بیعت کر لی۔**

پس یہ تزکیہ ہے جس کا ذکر قرآن کریم نے فرمایا اور اس سے پہلے کسی رسول کو یہ توفیق نہ ملی کہ جس نے بھی اس پر محض نظر ڈالی ہو اس کو سچا قرار دیا ہو۔ پس قرآن کریم نے اس ترتیب کو بدل دیا ہے اور جیسا کہ حضرت ابراہیم نے دعا مانگی تھی کہ پہلے وہ علم و حکمت سمجھائے پھر ان کا تزکیہ کرے۔ اس کی بجائے فرمایا علم و حکمت کی باتیں وہ بعد میں سمجھاتا ہے پہلے تزکیہ کرتا ہے اور اس ترتیب میں ایک عظیم الشان حکمت یہ بھی ہے کہ جس کا تزکیہ ہو وہی سمجھا کرتا ہے علم و حکمت کی باتیں۔ جس کا تزکیہ نہ ہوا اس کو خاک بھی سمجھ نہیں آتی۔ پس ابوجہل بھی وہاں رہا کرتا تھا اس کا تزکیہ نہیں ہوا تھا اس لئے وہی علم و حکمت کی باتیں جو وہ لوگ سمجھ رہے تھے جن کا تزکیہ ہو چکا تھا وہ اس بدبخت کی قسمت میں نہیں تھیں۔ پس تزکیہ علم و حکمت کے سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ تبھی قرآن کریم میں سورۃ البقرہ ان آیات سے شروع ہوتی ہے (-) اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ عظیم کتاب ہے جس کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ کیا تھی (-) یہ متقیوں کو ہدایت دے گی۔ پس اگر متقی نہ بنے ہوں تو ہدایت کیسی' غیر متقی کی قسمت میں تو کوئی ہدایت نہیں ہوا کرتی۔

پس اس آیت میں یہ فرمانے کے بعد اور بھی کچھ پیشگوئیاں فرما دی گئیں اور آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانیہ کا بھی ذکر فرما دیا گیا۔ فرمایا اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی اسے مبعوث کیا ہے جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبے والا اور صاحب حکمت ہے۔ (-)

اس کے بعد میں نے یہ آیت چنی ہے آج کے خطاب کے لئے (-) اور جب ابراہیم نے کہا (-) اے میرے رب اس بلد کو جس کی میں نے تعمیر کی ہے جس کے پاس میں اپنے بیٹے اسماعیل کو چھوڑ کر جا رہا ہوں اس کو امن کی جگہ بنانا۔ ایک دوسری آیت میں **ھذا بلدا** فرمایا گیا ہے اور اس جگہ **ھذا البلد** فرمایا گیا ہے۔ پہلی آیت میں **ھذا** جگہ کی طرف اشارہ ہے جہاں کوئی بھی بلد نہیں تھا' کوئی بھی شہر نہیں تھا۔ تو حضرت ابراہیم نے عرض کی کہ اے خدا اس چٹیل جگہ کو بلد میں تبدیل فرما دے۔ معلوم ہوتا ہے اس دعا کی قبولیت کے بعد جب حضرت ابراہیم وہاں دوبارہ حاضر ہوئے تو وہ ایک شہر بن چکا تھا۔ فرمایا میرے رب اس شہر کو امن کی جگہ بنا دے۔ یہ جو شہر بنا دیا ہے تو نے میری دعا کو قبول کرتے ہوئے اب اس کو امن کی جگہ بھی بنا دے۔ اور مجھے اور میرے بیٹوں کو اس بات سے بچا کہ ہم بتوں کی عبادت کریں۔ اب یہ ایک ایسی شرط ہے جس کے ساتھ خانہ کعبہ میں طواف کی اجازت نہیں یعنی مشرک کو وہاں جا کر عبادت کرنے کی اجازت نہیں۔ **غیر مشرکوں میں سے کسی کو روکنے کا خانہ کعبہ کے جو منتظمین ہیں ان کو کوئی حق نہیں پہنچتا۔ مشرک نہ ہو تو تمام بنی نوع انسان کا گھر ہے' تمام بنی نوع انسان کا حق ہے کہ وہ یہاں عبادت کے لئے حاضر ہوں۔** اور جہاں تک شرک کی مناہی کا تعلق ہے اس سے صرف یہ مراد ہے کہ مشرکانہ عادات اور رسوم کو نہ اپنانے والے ہوں۔ پرانے زمانے میں مشرکوں میں یہ دستور تھا کہ وہ ننگے ہو کر خانہ کعبہ کی عبادت کرتے تھے اور اس کے گرد گھومتے تھے اور نہایت ہی بیہودہ رسمیں تھیں جن کی تفصیل میں جانا اس وقت مناسب نہیں ہے۔ پس اندر کے شرک کا تو کسی کو پتہ چل ہی نہیں سکتا۔ کون روک سکتا ہے کسی مشرک کو کہ وہ جھوٹ بول کر' موحد بن کر خانہ کعبہ کا طواف کرے۔ پس ایسی بات سے خدا نے روکا ہی نہیں جو انسان کے بس میں نہیں۔ ہاں اگر مشرکانہ رسموں کو ظاہر کر رہا ہو' ان رسموں کے مطابق خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہو تو تمہیں حق ہے کہ تم اس کو روک دو اور اس خانہ کعبہ کا طواف مشرکانہ حالت میں نہ کرنے دو۔

پھر یہ دعا ہے۔ اے میرے رب! انہوں نے یقیناً لوگوں میں سے بہتوں کو گمراہ بنا لیا ہے یعنی جو مصنوعی خدا بنے ہوئے ہیں ان کی پیروی نے بہت سے لوگوں کو گنہگار بنا دیا ہے۔ پس جس نے میری پیروی کی تو وہ یقیناً مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً تو بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اس دعا کا آخری حصہ بھی بہت توجہ طلب ہے۔ پس جس نے نافرمانی کی یعنی مشرکانہ حرکتیں کیں تو یہ نہیں کہا کہ ان کو ہلاک اور تباہ کر دے بلکہ معاملہ خدا پر چھوڑ دیا۔ دلوں کے حال کو تو جانتا ہے تو تو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پس اگر وہ میری نافرمانی بھی کرنے والے ہوں تو اللہ بہتر جانتا ہے کہ ان کے دلوں میں کیا ہے اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ موت سے پہلے کس کو حقیقی ایمان نصیب ہو جائے گا۔ پس التجا یہ کی کہ تو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اب وہ آیت کریمہ میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ جس میں قربانی کا ذکر آتا ہے (-) اے میرے رب! مجھے صالحین میں سے (بیٹا) عطا فرما۔ (-) ہم نے اسے ایک بیٹا عطا کیا۔ (-) حضرت ابراہیم نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! میں ایک خواب دیکھتا رہتا ہوں۔ (-) یعنی اکثر یہ خواب دیکھی ہے کہ (-) کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں (-) پس غور کر اور بتا کہ تو کیا سمجھتا ہے؟ اس سے تیری کیا تعبیر ہے؟ (-) اے میرے پیارے باپ وہی کر جس کا تجھے حکم دیا گیا ہے۔ (-) تو یقیناً مجھے صبر کرنے والوں میں پائے گا۔

(-) پس جب دونوں نے خدا کے حضور سر جھکا دیا یعنی اسلام قبول کر لیا (-) اور اسے پیشانی کے بل لٹا دیا۔ یعنی حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ کو پیشانی کے بل اوندھا لٹا دیا کیونکہ بہت زیادہ منیب تھے' بے انتہا حمل' بہت ہی شفقت کرنے والے تھے غیروں کے لئے بھی شدید بے چین ہو جایا کرتے تھے۔ وہ قومیں جن کی ہلاکت کی آپ کو خبر دی گئی ان کے لئے بھی خدا سے بحث کیا کرتے تھے کہ اللہ ان کو معاف کر دے۔ یہ بہانہ بناتے تھے' وہ بہانہ بناتے تھے کہ کسی طرح اللہ تعالیٰ کی رحمت کو اپنی دعاؤں سے جذب کر لیں اور اس قوم کی معافی کا سامان کر دیں۔

اپنے بیٹے کو یہ (-) ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گیا لیکن اس وقت جبکہ (-) جب آپ کے ساتھ وہ محنت کرنے کی عمر کو پہنچا' دوڑنے پھرنے کی عمر کو پہنچا یعنی قریباً جوان ہو گیا اور اس عمر کو پہنچ گیا کہ اپنا فیصلہ خود کر سکتا تھا اور ایک ذمہ دارانہ فیصلہ کرنے کا مجاز تھا۔ **یہی وہ آیت ہے جس کی روشنی میں میں نے یہ تحریک کی ہے کہ واقف زندگی جو وقف نو کہلاتے ہیں ان کو بلوغت کے بعد یہ حق ہوگا کہ وہ چاہیں تو وقف زندگی رہیں اور چاہیں تو نہ رہیں کیونکہ چھوٹے بچوں کو ان کی مرضی کے خلاف وقف کرنے کا ماں باپ کو حق نہیں پہنچتا۔** ہاں دعا کے طور پر کہ خدا ان کو وقف میں شامل کر لے ان کی تربیت کرنا اور ان کو اس صورت میں بلند کرنا جیسے ابراہیم نے اپنے بیٹے کو اٹھایا تھا یعنی اس کی تربیت کی تھی یہ ایک الگ مسئلہ ہے اور اس کے بعد پھر وہ بیٹے وقف نو والے بڑے ہو کر اسماعیلی روح کے نمائندہ بن جائیں' اور اپنے آپ کو اسی طرح خدا کے حضور پیش کر دیں۔ یہ سبق اسی آیت کریمہ سے سیکھ کر میں نے یہ تحریک کی تھی کہ بڑے ہو کر بچوں کو لازماً یہ حق ہوگا کہ وہ چاہیں تو وقف رہیں' چاہیں تو نہ رہیں۔

پس ابراہیم علیہ السلام نے اسماعیلؑ کو اوندھے منہ اس لئے لٹایا کہ ذبح ہوتے وقت آپ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ اپنے بیٹے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھیں۔ اس وقت (-) تب ہم نے اسے پکارا کہ اے ابراہیم! کیا ہو گیا ہے (-) تو تو یہ رویا سچی کر بیٹھا ہے۔ تو جب اس وادی بے آب و گیاہ میں اپنے بچے کو چھوڑ کر گیا تھا تو تو نے قربانی پیش کر دی خدا کے حضور۔ اب کیوں ذبح کرتا ہے۔ یہ کہہ کر فرمایا (-) ہم اسی طرح محسنوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ (-) یقیناً یہ ایک بہت کھلی کھلی آزمائش تھی۔ شاذ ہی کسی کو ایسی آزمائش میں سے گزرنا پڑا ہوگا۔ (-) اور ہم نے اس بیٹے کو ایک ذبح عظیم کے بدلے یا یوں کہنا چاہئے (-) کہ ہم نے ایک ذبح عظیم کے ذریعہ اس کا فدیہ دے دیا۔ (-) اور بعد میں آنے والوں میں یہ فرض کر دیا کہ وہ ابراہیم پر سلام بھیجا کریں۔ (-) ابراہیم پر سلام بھیجیں۔ (-) اسی طرح ہم محسنوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ (-) یقیناً وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔

یہاں ایک خاص بات قابل ذکر یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی کسی ایک صحیح حدیث میں بھی یہ ذکر نہیں ہے کہ آپ نے ایک مینڈھے کو ذبح کیا لیکن دوسری روایات میں یہ موجود ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ **حضور اکرم ﷺ ذبح عظیم سے واضح مراد یہ سمجھتے تھے کہ آپ کے زمانے میں جو کثرت سے ذبح عظیم ہوگا مسلمانوں کا' ابراہیم کی نسل کا' محمد رسول اللہ ﷺ کے متبعین کا ذبح عظیم ہونا ہے۔ یہ عظیم ذبح ہے جس کے بدلے اسماعیل کو زندہ رکھا گیا** کیونکہ اگر اسماعیل زندہ نہ رہتا تو آپ کی نسل ہی جاری نہیں رہ سکتی تھی اور یہ عظیم ذبح کا منظر جو دنیا کی آنکھوں نے پہلی بار دیکھا تھا کبھی بھی دکھایا نہ جا سکتا تھا۔

پس یہ خاص طور پر قابل ذکر بات ہے کہ کسی جانور کا ذکر جیسا کہ ہم روایتوں میں سنتے ہیں آنحضرت ﷺ کی احادیث میں نہیں ملتا۔ ہاں روایتوں میں جو بعد کی تفصیلی روایات ہیں ان کا ذکر آتا ہے اور بعد کے آنے والے علماء کو اور کئی صاحب عرفان لوگوں کو بھی ان روایات نے

متاثر کیا اور مختلف رنگ میں اس کا ذکر کیا۔ چنانچہ حضرت امام فخر الدین رازی **سورة الصفٰت** کی تشریح میں فرماتے ہیں۔ سدی کہتے ہیں کہ ابراہیم کو آواز دی گئی۔ اب دیکھیں یہ سدی کہتے ہیں کی روایت ہے' یہ کیسے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب ہوسکتی ہے۔ سدی نے کہا' کس سے کہا' کس نے آگے رسول اللہ ﷺ تک یہ بات پہنچائی' کوئی ذکر موجود نہیں۔ سدی کہتے ہیں کہ ابراہیم کو آواز دی گئی۔ جب انہوں نے پلٹ کر دیکھا تو وہاں ایک سیاہ رنگ کا مینڈھا تھا' جس کے بالوں پر سفیدی مائل چمک تھی۔ یہ مینڈھا پہاڑ سے نیچے آیا تھا۔ حضرت ابراہیمؑ نے اسے پکڑ کر ذبح کیا اور اپنے بیٹے کو چھوڑ دیا۔ پھر آپ نے بیٹے سے معانقہ کرتے ہوئے فرمایا: میرے پیارے بیٹے! تو آج مجھے عطا ہوا ہے۔ اسے عظیم کہتے ہیں۔ اس کی عظمت شان کی وجہ سے کہا گیا ہے یعنی اس قربانی' مینڈھے کی عظمت شان کی وجہ سے کہا گیا ہے کہ یہ ذبح عظیم تھا۔

(التفسیر الکبیر للامام الفخر الرازی۔ تفسیر سورۃ صافات زیر آیت 108)

اب مینڈھے بے چارے کی کیا عظمت شان تھی۔ اس کی حیثیت ہی کیا تھی۔ مگر چونکہ اس کے نتیجے میں اسماعیل کو چھوڑ دیا گیا اس لئے مینڈھے کو بہت بڑی عظمت شان نصیب ہوئی کہ اس مینڈھے کو ابراہیم کے بیٹے کے بدلے میں قبول فرما لیا۔ یہ امام رازی کی تفسیر میں لکھا ہوا ہے لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ممکن ہے یہ بات کسی طرح درست ہو لیکن ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کو ذبح کرنے کے لئے پوری طرح تیار بیٹھے تھے اور جیسا کہ آیت میں گزرا ہے اس وقت اگر کوئی مینڈھا بھی اتفاقاً وہاں پھنس گیا ہوا اور آپ کی نظر اس پر پڑ گئی ہو تو ہرگز بعید نہیں کہ اس مینڈھے کو ذبح کیا گیا ہو۔ **لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ آنحضرت ﷺ پر ایک لمحے کے لئے بھی یہ مضمون مخفی نہیں ہوا کہ ذبح عظیم سے مراد میرے غلاموں اور متبعین کا ذبح عظیم ہے۔**

آنحضرت ﷺ حج فرمایا کرتے تھے تو بہت ہی سادہ' ایسے سادہ کہ صحابہ حیران ہوتے تھے کہ آنحضرت ﷺ جو مکہ کی آرزوؤں اور تمناؤں کا پھل ہیں گویا کہ جس کے لئے مکہ کی وادی دعا گو رہتی تھی کہ اس رسول کو ہم میں مبعوث فرما ان کا حج کے وقت کیا حال تھا۔ انس بن مالکؓ سنن ابن ماجہ میں روایت بیان کرتے ہیں کہ **آنحضرت ﷺ نے نہایت خستہ حال سواری پر اور ایسی چادر میں حج کیا جس کی مالیت چار درہم کے برابر اور اس سے بھی کم تھی** خستہ حال سواری پر یہ بھی قابل توجہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس اچھی سے اچھی سواریاں تھیں اور عموماً آنحضرت ﷺ کی سواری اپنے وقت کی بہترین سواری ہوا کرتی تھی مگر ایک کمزور سواری پر کیوں حج کیا۔ معلوم ہوتا ہے **علی کل ضامر** جو قرآن شریف میں آیا ہے اس کی طرف اشارہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے چونکہ یہ خدا سے اطلاع پائی تھی کہ ہر قسم کے سفر کی وجہ سے کمزور ہوئی ہوئی سواریوں پر لوگ حج کریں گے اس لئے آپ نے اس رعایت سے وہ سواری اختیار فرمائی جو بہت دبلی پتلی اور کمزور تھی

اور یہ دعا کی کہ اے میرے رب اس حج میں کوئی ریاکاری اور شہرت طلبی مقصود نہیں۔ (سنن ابن ماجہ کتاب المناسک) **میں جس حال میں طواف کر رہا ہوں خانہ کعبہ کا' میں نمونہ ہوں اس بات کا کہ میرے اندر کوئی ریاکاری نہیں نہ کپڑوں میں' نہ لباس میں' نہ سواری میں' کسی قسم کی شہرت طلبی مقصود نہیں ہے۔**

پھر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت ترمذی کتاب الاضحیہ سے لی گئی ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ میں نے عید الاضحی کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد حضور کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا جسے آپ نے ذبح کیا۔ ذبح کرتے وقت آپؐ نے یہ الفاظ کہے۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ اے میرے خدا! یہ قربانی میری طرف سے اور میری امت کے ان لوگوں کی طرف سے جو قربانی نہیں کرسکتے (قبول فرما) (ترمذی کتاب الاضحیٰ) **کتنا عظیم محسن تھا آج تک ہی نہیں بلکہ قیامت تک کے لئے ان سارے غرباء کی طرف سے یہ قربانی دی گئی جن کے دل میں ہوسکتا تھا ہمیشہ کے لئے یہ حسرت رہ جاتی کہ ہم غربت کی وجہ سے مالی قربانی نہیں دے سکتے'** وہ قربانی دینے والا بھی حضرت محمد مصطفی ﷺ تھا جن کی قربانی نامقبول نہیں ہوسکتی تھی۔ تو تمام غرباء پر قیامت تک کے لئے رحم کرنے والا وہ رسول آیا جس کی کوئی مثال اس سے پہلے رسالت کی دنیا میں نہیں ملتی۔

اب اس ضمن میں حضرت مسیح موعود (-) کے چند اقتباسات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ روحانی خزائن جلد 17۔ اربعین میں ہے: ''یہ ابراہیم جو بھیجا گیا تم اپنی عبادتوں اور عقیدوں کو اس کی طرز پر بجالاؤ' یعنی مقام ابراہیم کی صحیح تفسیر فرمائی۔ اس کو مُقام نہیں سمجھا بلکہ مقام سمجھا۔ اس کی طرز پر بجالاؤ یہ اس کا مقام ہے کہ جیسا اس نے کیا ویسا تم بھی کرو' اور ہر ایک امر میں اس کے نمونے پر اپنے تئیں بناؤ''۔ (اربعین نمبر 3 روحانی خزائن جلد 17 ص 421' 420)

(-) (الانعام: 163) **ابراہیم کی طرح صادق اور وفادار ہونا چاہئے جس طرح وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے پر آمادہ ہوگیا اسی طرح انسان ساری دنیا کی خواہشوں اور آرزوؤں کو جب تک قربان نہیں کر دیتا کچھ نہیں بنتا۔** میں سچ کہتا ہوں کہ جب انسان اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کو ایک جذبہ پیدا ہو جاوے اس وقت اللہ تعالیٰ خود اس کا متکفل اور کارساز ہو جاتا ہے۔''

(ملفوظات جلد چہارم جدید ایڈیشن ص 243)

پھر فرمایا: ''دیکھو حضرت ابراہیم کا ابتلا کہ بچے اور اس کی ماں کو کنعان سے بہت دور لے جانے کا حکم ملا اور وہ ایسی جگہ تھی جہاں نہ دانہ تھا نہ پانی۔ وہاں پہنچ کر حضرت ابراہیم نے خدا کے حضور عرض کی کہ اے اللہ میں اپنی ذریت کو ایسی جگہ چھوڑتا ہوں جہاں دانہ پانی نہیں ہے۔ حضرت سارہ کا ارادہ یہ تھا کہ کسی طرح سے اسماعیل مرجائے''۔ سارہ آپ کی سوتیلی بڑی والدہ تھیں اور وہ بھی بار بار ابراہیم علیہ السلام سے اصرار کیا کرتی تھیں کہ اس بچے کو میری آنکھوں کے سامنے سے دور کردے اور کسی بے آب وگیاہ وادی میں اسے چھوڑ دے۔ اب کیسے حضرت سارہ کے ذہن میں آسکتا تھا کہ جس بے آب وگیاہ وادی میں اسے چھوڑ آئے گا وہاں **بلد الامناً** بننے والا ہے۔ بہت عظیم الشان جگہ یہ اس کو چھوڑ آنے والا ہے جہاں خانہ کعبہ کی از سرنو تعمیر ہوگی۔ پس سارہ کا ارادہ کچھ اور تھا اور بظاہر ابراہیم علیہ السلام نے سارہ کی بات مانی مگر خدا کے اس اشارے پر بات مانی' سارہ کی بات نہیں کہ اس جگہ چھوڑ کے آ جہاں اس کی اصلی شان ظاہر ہوگی۔ چنانچہ اگرچہ حضرت ابراہیم کو سارہ کی یہ بات بری لگی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو سارہ کہتی ہے تجھے وہی کرنا ہوگا۔ اس لئے نہیں کہ خدا تعالیٰ کو سارہ کا پاس تھا بلکہ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے حضرت مسیح موعود (-) بھی یہی تحریر فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس حکمت کو بہتر سمجھتا تھا جس حکمت کے پیش نظر سارہ کے دل میں بار بار یہ بات پیدا ہوئی کہ اس کو گھر سے نکال دو۔ حضرت ہاجرہ جو آپ کی والدہ تھیں ان کو بھی گھر سے نکالا گیا اور اس وقت خدا تعالیٰ کا فرشتہ اس سے ہمکلام ہوا کیونکہ نبیوں کے سوا غیر انبیاء سے بھی اللہ تعالیٰ بذریعہ فرشتہ کلام کیا کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت ہاجرہ سے دو مرتبہ اللہ

تعالیٰ کا مکالمہ ہوا- غرض حضرت ابراہیم نے ویسا ہی کیا اور کچھ تھوڑا سا پانی اور تھوڑی سی کھجوریں ہمراہ لے کر حضرت ہاجرہ اور بچے کو لے جا کر وہاں چھوڑ آئے جہاں اب مکہ آباد ہے-

اب یہ تحقیق طلب امر ہے- یہ تو ظاہر ہے تھوڑی سی کھجوریں لے کر تو نہیں چلے تھے وہاں سے' کہاں تھے آپ اس وقت جہاں سے آپ نے سفر اختیار کیا- آیا کچھ حصہ سفر کا کشتی کے ذریعہ طے کیا گیا یا خشکی کا ہی سفر تھا' یہ تحقیق طلب امور ہیں جنہیں عموماً علماء نے نظرانداز کر رکھا ہے اس لئے میں نے یہ ہدایت بھیجی ہے کہ احمدی علماء اس رستے کی تعیین کریں جس رستے پر حضرت ابراہیم چلے تھے اور راہ میں بار بار اپنے توشے کو بھرنے کا سامان بھی مہیا ہوتا رہا- نخلستان بھی آتے ہیں بہت سی جگہ پانی اور کھجور دونوں ملتے ہیں- تو یہ مراد نہیں کہ گھر سے تھوڑا سا لے کے چلے تھے اور اتنی جلدی وہاں پہنچ گئے کہ ابھی اس میں کچھ بچا ہوا تھا بلکہ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے پہنچنے کے بعد جو کچھ بھی پیچھے چھوڑا وہ اپنی دانست میں کافی پانی اور کافی غذا تھی جو پیچھے رہ گئی تھی لیکن آپ کی ایک عجیب اور شان بھی خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب چھوڑ کر چلے تو حضرت ہاجرہ ان کو آوازیں دیتی رہیں مگر مڑ کے نہیں دیکھا- مڑ کے کیوں نہیں دیکھا اس لئے کہ **اواہ منیب** تھا- یہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی شفقت کا پردہ چاک ہو جائے اور اس کی بیوی اس کو روتا ہوا دیکھ لے- اس لئے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مڑ کے نہیں دیکھا اور گویا کہ آواز سنی ہی نہیں' سیدھا وہاں سے روانہ ہو گئے- حضرت ہاجرہ اور اس کے بچے کو لے جا کر وہاں چھوڑ آئے جہاں اب مکہ آباد ہے یعنی **ھذا البلد امنا** والا واقعہ ہے- وہ خالی چٹیل میدان تھا اور اس کے متعلق دعا یہ تھی کہ اس خالی جگہ کو **بلدا امنا** بنا دے-

فرمایا: "چھوڑ آئے جہاں اب مکہ آباد ہے- چند دن کے بعد نہ دانہ رہا اور نہ پانی- حضرت اسماعیل شدت پیاس سے بے چین ہونے لگے تو اس وقت حضرت ہاجرہ نے نہ چاہا کہ اپنے بچے کی ایسی بے بسی کی موت اپنی آنکھوں سے دیکھے- اس لئے ہاجرہ چند مرتبہ اس پہاڑ پر ادھر ادھر دوڑیں کہ شاید کوئی قافلہ ہو" - پس یہ جو حاجی سعی کرتے ہیں ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی کی طرف یہ حضرت ہاجرہ کی سنت کے تابع کرتے ہیں- "پہاڑ پر چڑھ کر گریہ وزاری کرنے لگیں- یہ ایسا وقت تھا کہ ان کے پاس صرف ایک ہی بچہ تھا- خاوند سے الگ تھیں' دوسرا بچہ پیدا ہونے کی امید نہیں تھی- گویا بیوہ کی مانند آپ کا حال تھا- آپ کی گریہ وزاری پر فرشتے نے آواز دی ہاجرہ! ہاجرہ! - جب آپ نے ادھر ادھر دیکھا تو کوئی شخص نظر نہ آیا- بچہ کے پاس جب آئی تو دیکھا کہ اس کے پاس چشمہ بہہ رہا ہے- گویا اللہ تعالیٰ نے مردہ سے ان کو زندہ کر دیا- حضرت نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ اس چشمے کا پانی نہ روکتا تو وہ تمام ملک میں پھیل جاتا- اس قصہ کے بیان کرنے سے یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی ایسی جگہوں پر جہاں آب و دانہ کچھ نہ ہو اس طرح اپنی قدرت کے کرشمے دکھایا کرتا ہے- چنانچہ پانی کے اس پہلے کرشمہ نے حضرت اسماعیل کو زندہ کیا مگر وہ پانی جو حضرت نبی کریم ﷺ کے ذریعہ سے پھیلایا گیا-" وہ اور ہی بات تھی- "اس کی شان میں فرمایا (-) پھر جان لو کہ اللہ تعالیٰ زمین کو اس کی موت کے بعد پھر زندہ کر دیا کرتا ہے- گویا کہ وہ روحانی پانی جو آنحضرت ﷺ کے ساتھ اس بے آب و گیاہ وادی میں برسا وہ صرف اس وادی کے لئے کافی نہیں تھا اس نے خشکی اور تری کو بھر دیا اور ساری دنیا کے از سر نو زندہ ہونے کے سامان کئے-

پھر فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ جو یہ فرماتا ہے کہ اس کے امر سے زمین و آسمان قائم ہیں تو غور کرو کہ وہ جنگل جہاں اس قدر گرمی پڑتی تھی اور جہاں انسان کا نام و نشان نہ تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو ایسا بابرکت بنا دیا کہ کروڑہا مخلوق وہاں جاتی ہے اور ہر ملک اور ہر قوم کے لوگ وہاں موجود ہوتے ہیں- وہ میدان جہاں حج کے لئے لوگ جمع ہوتے ہیں وہی جگہ ہے جہاں نہ دانہ تھا نہ پانی-"

(ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن ص 172`173)

(-) یعنی خدا پاک ہے جس نے تیری بزرگی کو زیادہ کیا- وہ تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع کر دے گا اور ابتداء خاندان کا تجھ سے کرے گا- اور ابراہیم سے خدا کی محبت ایسی صاف تھی جو اس نے اس کی حفاظت کے لئے بڑے بڑے کام دکھلائے اور غم کے وقت اس نے ابراہیم کو خود تسلی دی- (-) "ہماری اس سے محبت صافی ہے جس میں کوئی کدورت نہیں اور ہم اس کو غم سے نجات دیں گے- یہ محبت ہم سے ہی مخصوص ہے کوئی دوسرا اس کا ایسا محب نہیں"-

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 ص 114`115)

اب یہ پیشگوئی ہے یہ دیکھیں کس شان سے پوری ہوئی ہے اگر اسی پیشگوئی پہ اور اس کے پورا ہونے پر اہل علم جو اپنے تئیں اہل علم کہتے ہیں وہ غور کرتے تو ان کے لئے احمدیت کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان اس میں تھا- حضرت مسیح موعود (-) دعوے کے وقت اپنے خاندان میں اکیلے چھوڑ دیئے گئے تھے- روایات کے مطابق ستر افراد تھے خاندان کے اور حضرت مسیح موعود (-) اکیلے جن کو اکیلا کر کے ایک طرف چھوڑا ہوا تھا- اور سارا خاندان آپ کا مخالف تھا- یہ اللہ کی عجیب شان ہے کہ وہ سارا خاندان کاٹا گیا- ان کی کوئی نسل جاری نہ رہ سکی- صرف وہی جاری رہا استثنائی طور پر چند ایک جنہوں نے اپنا تعلق خاندان سے کاٹ کر مسیح موعود سے کر لیا- تو ایک دو ایسی مثالیں ہیں اس کے سوا سارا خاندان برباد ہو گیا- اور بعض لوگوں کا تو یہ حال تھا کہ ان میں رجولیت کی اور بچے پیدا کرنے کی طاقت تھی مگر کسی جہالت کے دور میں' فقیری کے شوق میں خود اپنے آپ کو ختم کر لیا اور پھر دیواروں سے سر ٹکرایا کرتے تھے کہ ہائے میں نے یہ کیا کر لیا- اولاد کی خواہش تھی مگر خود اپنے ہاتھ سے اولاد سے محروم رہ گئے- تو یہ عظیم الشان نشانات جو حضرت مسیح موعود (-) کے اس الہام کے پورا ہونے کے تعلق میں دنیا کو دکھائے گئے ہیں یہ ایسے نشانات ہیں جو اکیلے ہی آپ کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے بہت کافی تھے مگر افسوس ہے کہ دشمن نشان پر نشان دیکھتا ہے اور انکار پر انکار کرتا چلا جاتا ہے-

حضرت مسیح موعود (-) سے اب نسل کا آغاز ہوا ہے- اب دیکھیں دنیا بھر میں حضرت مسیح موعود (-) کی نسل سے جو خاندان چلا ہے وہ دیکھو کتنا بڑا پھیل گیا ہے- تمام زمین کے کناروں تک وہ خاندان جا پہنچا ہے- اور اپنے آپ کو پرانے خاندان کی طرف نہیں حضرت مسیح موعود (-) کی طرف منسوب کر کے فخر محسوس کرتا ہے- یہ فخر اس پہلو سے تو جائز ہے کہ ایک پیشگوئی کے پورا ہونے کے نتیجہ میں ایسا ہوا ہے مگر اس وقت تک جائز ہے جب کہ وہ سچے دل سے حضرت مسیح موعود (-) کے نقش قدم پر چلنے والے ثابت ہوں-

ایک زمانے میں مجھے شوق تھا کہ دیکھوں تو سہی وہ کون لوگ ہیں جو حضرت مسیح موعود (-) کے آبائی خاندان سے تعلق رکھنے والے تھے تو عجیب برا حال ان کا دیکھا- کوئی نیم سا دیوانہ ہو کر پھرتا رہتا تھا- حضرت مسیح موعود (-) ہی سے زندگی کی رمق کے لئے غذا مانگتا تھا' خوراک مانگتا تھا- کوئی ٹانگے چلاتا تھا لاہور میں اور آگے اس کی پھر کوئی نسل نہیں کچھ پتہ نہیں کہ کہاں گئے وہ لوگ- (-)

اب اس سلسلہ میں آخر پر میں اگر وقت ہے تو ایک حضرت محی الدین ابن عربی کی روایت بیان کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت محی الدین ابن عربی نے ایک دفعہ کشفی حالت میں دیکھا کہ میں بیت اللہ کا طواف کر رہا ہوں۔ یعنی حضرت محی الدین ابن عربی کہتے ہیں میرے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہیں جو بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔ مگر وہ اجنبی قسم کے لوگ ہیں جن کو میں پہچانتا نہیں۔ پھر انہوں نے دو شعر پڑھے جن میں سے ایک تو مجھے بھول گیا مگر دوسرا یاد رہا۔ یہ رویاء میں آپ نے ان اجنبیوں سے ان کا جو شعر سنا۔ ان شعروں میں ایک یہ تھا۔

لقد طفنا کما طفتم سنینا ☆ بھذا البیت طرا اجمعینا

یعنی ہم بھی اس مقدس گھر کا سالہا سال اسی طرح طواف کرتے رہے ہیں جس طرح آج تم اس کا طواف کر رہے ہو۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا پھر ان میں سے ایک شخص نے مجھے اپنا نام بتایا اور وہ نام بھی ایسا تھا جو میرے لئے بالکل غیر معروف تھا۔ اس کے بعد وہ شخص مجھ سے کہنے لگا کہ میں تمہارے باپ دادوں میں سے ہوں۔ میں نے پوچھا کہ آپ کو وفات پائے ہوئے کتنا عرصہ گزر چکا ہے۔ اس نے کہا چالیس ہزار سال سے کچھ زیادہ۔ میں نے کہا زمانہ آدم پر تو اتنا عرصہ نہیں گزرا۔ اس نے کہا تم کس آدم کی بات کرتے ہو۔ کیا اس آدم کی جو تمہارے قریب ترین زمانہ میں ہوا یعنی وہ آدم جو گویا کل کا بچہ ہے۔ تم انہی کی باتیں کر رہے ہو یا کسی اور آدم کی۔ وہ کہتے ہیں اس پر معاً مجھے آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث یاد آ گئی کہ اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ آدم پیدا کئے ہیں اور میں نے سمجھا کہ میرے یہ جد امجد بھی انہی میں سے کسی ایک آدم سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ (فتوحات مکیہ جلد 3 باب 390 ص 549)

آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث تو ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء آئے مگر یہ حدیث کہ ایک لاکھ آدم پیدا کئے گئے میں نے تلاش کی ہے مجھے تو نہیں ملی لیکن کشفی نظارہ ہے اور حضرت محی الدین ابن عربی بہت پائے کے بزرگ صوفی تھے۔ اس لئے آپؒ کے ذہن میں اگر اس وقت کشف میں یا رؤیا میں کوئی حدیث رسول اللہ ﷺ کی یاد رہ گئی ہے تو کوئی بعید نہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ایسا فرمایا بھی ہو مگر ظاہری طور پر اس حدیث کا کوئی نشان ہمیں نہیں مل سکا۔ یہ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ خانہ کعبہ کو البیت العتیق کیوں کہا جاتا ہے۔ بہت ہی پرانا گھر ہے اتنا کہ آدم سے بہت پہلے سے یہ گھر آباد تھا اور اس لئے میں یہ کہا کرتا ہوں کہ سویلائزیشن (Civilization) کا پہلا نشان وہ خانہ کعبہ تھا۔ پہلا گھر جو غاروں سے نکل کر انسان کے لئے بنایا گیا۔ اسی لئے فرمایا (-) یہ انسان کے لئے بنایا گیا ہے جس سے انسانی تمدن نے عروج پکڑا، انسان کو تہذیب سکھائی گئی۔ یہ وہی گھر ہے بیت عتیق جس کو آج خانہ کعبہ کہا جاتا ہے جس گھر میں دنیا بھر سے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں اور اس پہلو سے یہ ایک ہی گھر ہے جہاں تمام دنیا کے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔ نہ کسی عیسائی گھر کو ایسی توفیق ہے جہاں عیسیٰ کے نام پر لوگ سب دنیا سے اکٹھے ہوتے ہوں، نہ کسی یہودی گھر کو یہ توفیق ہے کہ دنیا بھر کے لوگ وہاں اکٹھے ہوتے ہوں۔ نہ تیرتھ کو یہ توفیق ہے۔ دنیا میں مختلف جگہوں پر خدا کے نام پر بظاہر یا شرک کے نام پر لوگ اکٹھے ہوتے ہیں مگر ایک بھی ایسا گھر نہیں جہاں تمام دنیا سے لوگ آتے ہوں۔ اور اس پہلو سے حضرت محی الدین ابن عربی کو جو خدا نے دکھایا معلوم ہوتا ہے، بہت ہی پرانا گھر ہے جس کو اس غرض سے تعمیر کیا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ یہاں پیدا ہوں۔ اور جس طرح ابتدا میں بنی نوع انسان کو اکٹھا کرنے کے لئے بنایا گیا تھا اسی طرح آخر پر روحانی لحاظ سے بھی تمام بنی نوع انسان کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کیا جائے جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ ہوگا۔ پس یہ خطبہ دینے کے بعد میں بعض روایتوں کو اب چھوڑ دیتا ہوں۔ میرے نزدیک جو باتیں میں آپ کو سمجھانی چاہتا تھا، یاد کروانی چاہتا تھا وہ میں نے بیان کر دی ہیں۔

اب میں سب جماعتوں کو عید مبارک کا پیغام دینا چاہتا ہوں۔ عید مبارک کی چٹھیاں مجھے موصول ہو رہی ہے مثلاً مرکز ربوہ سے مختلف انجمنوں کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے چٹھیاں آئی ہیں۔ ہمارے خاندان کے بہت سے بچے ہیں جنہوں نے عید مبارک بھیجی ہے۔ دنیا بھر سے مختلف امراء نے بھی تاریں دی ہیں۔ غرضیکہ عید مبارک کا یہ اتنا بڑا سلسلہ ہے کہ خواہش کے باوجود بھی میں انفرادی طور پر سب کو جواب نہیں دے سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے یہ سہولت مہیا فرما دی ہے کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ جب میں یہاں بولتا ہوں تو اس وقت سب لوگ میرے جواب کو سن رہے ہوں گے۔ تو آپ سب کو جو اس خطاب کو سن رہے ہیں یا اس کی خبران کو بعد میں پہنچے عید مبارک ہو، ہم سب کی طرف سے جو یہاں حاضر ہیں ان کی طرف سے بھی اور خود میری طرف سے ذاتی طور پر اور ساری جماعت کی طرف سے جو عالمگیر ہے آپ سب کو عید مبارک ہو۔ اس کے بعد جیسا کہ میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں احمدیت (کی خاطر جان قربان کرنے والے) اور ان کے پسماندگان کو اپنی دعا میں ضرور یاد رکھیں۔ یہ دعا جو یہاں ہوگی یہ تو مختصر ہوگی مگر جو دعائیں آپ کرتے رہتے ہیں اور روزانہ جن کو تہجد کی توفیق ہے وہ بھی دعا کرتے ہیں آپ کی دعاؤں کے سب سے زیادہ محتاج آجکل اسیر ان راہ مولا اور (-) کے پسماندگان ہیں۔ پس ان کو اپنی دعاؤں میں بہت بہت یاد رکھیں اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔

اب میں سمجھتا ہوں کہ جمعہ کے متعلق جو ابھی اس کے بعد جمعہ کا خطبہ دیا جانے والا ہے وہ بھی میں آپ سے عرض کر دوں کہ اس کے متعلق میں نے کچھ چھوٹا سا مواد اکٹھا کیا ہے زیادہ دیر آپ کو مصروف نہیں رکھنا چاہتا۔ تو اگر وقت ہو گیا ہے تو میں ابھی نیچے بیٹھوں گا پھر کھڑے ہو کر

جدید دور کی جدید ترین ادویات GHP کے مفید ترین ہومیوپیتھک مرکبات

اعصابی ٹانک GHP-330/GH انشاء اللہ شافی
(NERVE TONIC)
اعصابی کمزوری، عام جسمانی اور دماغی کمزوری، اعصابی بے چینی اور تناؤ کو رفع کرتا ہے جس سے اعصابی اور جسمانی طاقت پھر نقطہ عروج پر لوٹ آتی ہے مردوں اور عورتوں، بوڑھوں اور بچوں کیلئے ایک مکمل ٹانک ہے۔

بالوں کی نشوونما کیلئے GHP-343/GH انشاء اللہ شافی
(HAIR GROWTH FORMULA)
ہیئر گروتھ فارمولا جسم میں موجود زہریلے اثرات اور دیگر رکاوٹوں کو دور کر کے قبل از وقت بالوں کا گرنا، سفید ہونا روکتا ہے۔ صحت مند بالوں کی مسلسل افزائش اور قدرتی نشوونما کی کمی دور کرتا ہے۔

ہومیو نونہال GHP-4/FD انشاء اللہ شافی
(TEETHING TROUBLES)
پیدائش سے دو سال کے بچوں کے دانت نکلنے کی تکالیف، دانت دیر سے نکلیں، ٹیڑھے نکلتے ہوں، زبان پر آبلے، بچہ کمزور ہو رہا ہو، تالو کی ہڈی کمزور اور نرم، چڑچڑا پن، غذا کی کمی، تھوک کی زیادتی، پیٹ درد، دست۔ اگر مسلسل استعمال کی جائے تو بچہ دانت نکالنے کا زمانہ سکون و آرام سے گزارتا ہے۔

دماغی ٹانک GHP-326/GH انشاء اللہ شافی
(BRAIN & MEMROY TONIC)
دماغ اور یادداشت کو تیز کرنے، بچوں اور بڑوں میں ذہنی قوت کی نشوونما کر کے حافظہ کی طاقت کو بڑھانے کیلئے موثر دوا۔

موٹاپا - وزن GHP-313/GH انشاء اللہ شافی
(FATNESS & OVERWEIGHT)
موٹاپا، وزن اور پیٹ کو کم کر کے جسم کو چست، متناسب اور سڈول بنانے کی بے ضرر اور مفید دوا۔

بچوں کی غمگسار GHP-24/FL انشاء اللہ شافی
(COMFORTER OF INFANTS)
بچوں کی روزمرہ شکایات قے، الٹی، دودھ پھینکنا، پیٹ درد، پیچش، دست، قبض، زکام، بخار، کھانسی، چھاتی کی گھر گھراہٹ کی مفید ترین دوا۔

ایمرجنسی ٹانک GHP-55/GH انشاء اللہ شافی
(GOLD DROPS - TABLETS)
دل کی جملہ تکالیف ہائی بلڈ پریشر، لو بلڈ پریشر، گھبراہٹ، تشنج، مرگی، ڈپریشن، دمہ، گیس، صدمہ یا غم کے بداثرات دور کرنے کیلئے ہر وقت گھر پر رکھنے کی زود اثر اور ضروری دوا۔

پیکنگ: 20 گرام گولیاں / 20ML قطرے رعایتی قیمت -/25 ایک ماہ کیلئے چار شیشی -/100 بمع ڈاک خرچ -/140
اسٹاکسٹ حضرات کیلئے مزید رعایت ہو سکتی ہے دو ماہ کیلئے آٹھ شیشی -/200 بمع ڈاک خرچ -/240

تشخیص علاج ادویات
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گولبازار ربوہ پوسٹ کوڈ 35460 فون 212399
خصوصی رعایت کیساتھ

دعا کرواؤں گا اور کھڑے ہو کر خطبہ ثانیہ میں نے پڑھنا ہے اس کے بعد آپ دعا میں میرے ساتھ شامل ہو جائیں۔ پھر کچھ توقف کے بعد ہم جمعہ پڑھنا شروع کر دیں گے۔ آج جمعہ کا دن ہے اور آج بھی خاص جمعہ ہے دسویں کا جمعہ ہے تو اس پہلو سے اللہ کی عجیب شان ہے۔ وہ کیا چاہتا ہے وہی اس کی تقدیر ہی بہتر جانتی ہے مگر یہ بہت ہی بابرکت عید ہے، بہت ہی بابرکت جمعہ کا دن ہے۔ پس انشاء اللہ ہم جمعہ کے ساتھ عصر کی نمازیں بھی جمع کر لیں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ بڑی کثرت سے دور دور سے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ عید کی تیاری میں مہمان نوازی وغیرہ کے لئے ان کو بہت وقت درکار ہوگا اس لئے ان مسافروں کی خاطر ہم انشاء اللہ جمعہ ادا کر چکیں گے تو عصر کی نماز بھی ساتھ ہی پڑھ لیں گے۔ اس کے بعد جیسا کہ میرا رواج ہے میں چند لمحات کے لئے لجنہ کے خیمہ میں بھی جاؤں گا اور ان کو بھی السلام علیکم اور عید مبارک کہوں گا اور اس کے بعد پھر آپ سب کو آزادی ہے جیسا بھی آپ نے انتظام کر رکھا ہے اس کے مطابق قربانیاں پیش کریں یا قربانیوں کا گوشت پیش کریں جو بھی آپ کا پروگرام ہے اس کے مطابق عمل ہو۔ دعا کر لیں۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 28۔ اپریل 2000ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

☆ مکرم ملک محمد اعظم صاحب زعیم انصاراللہ دارالعلوم غربی حلقہ صادق ربوہ لکھتے ہیں۔

میری پوتی عزیزہ عیشہ محمود بنت مکرم ڈاکٹر محمود احمد ساجد صاحب بعمر چار ماہ شدید بیمار ہے۔ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہے۔ چار دن بعد آکسیجن تو اب اتار دی گئی ہے البتہ خوراک نالی کے ذریعہ دی جا رہی ہے۔ احباب سے بچی کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ مکرم مرزا عبدالحق صاحب فاضل ٹیچر سابق وائس پرنسپل گیمبیا عارضہ قلب کے باعث علیل ہیں۔ موصوف کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ مکرم ملک فضل احمد صاحب دارالعلوم غربی حلقہ ثناء کی اہلیہ اور بچے کئی دنوں سے بوجہ بخار بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

گرانٹس کا اعلان

☆ عبدالسلام انٹرنیشنل سنٹر فار انٹرنیشنل فزکس (ICTP) نے Optical Physics and lasers میں فیلوشپ کے لئے گرانٹس کا اعلان کیا ہے۔ مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل ویب سائٹ دیکھئے۔ Apply کرنے کی آخری تاریخ 20 اپریل 2001ء

http://www.ictp.trieste.it/www-users/italab/

(نظارت تعلیم)

ولادت

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مرزا عاشق حسین صاحب معلم وقف جدید کو مورخہ 12 فروری 2001ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام ازراہ شفقت حضرت صاحب نے سدرۃ السبوح عطا فرمایا ہے اور بچی وقف نو میں شامل ہے۔ احباب جماعت سے نومولودہ کی درازی عمر اور خادمہ دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

ہومیو کلینک

طاہر ہومیو پیتھک کلینک بیت الصادق دارالعلوم غربی ربوہ 4، 5 مارچ کو عیدالاضحیٰ کی تعطیلات کی وجہ سے بند رہے گا۔

بقیہ صفحہ 1

جائے جس کا نام امیر مقامی یا صدر مقامی کے عہدہ کے لئے پیش نہ ہو سکتا ہو۔ بہتر ہوگا کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان سلسلہ و معلمین و انسپکٹران مال آمد یا ان کے کسی نمائندہ کی زیر صدارت کروایا جائے۔

English Speaking Course
TOEFL اور IELTS کی تیاری
کراچی سے آئے ہوئے Teacher کی نگرانی میں انگریزی بول چال اور غیر ملکی تعلیمی اداروں میں داخلے کے لئے لازمی English ٹیسٹ TOEFL اور IELTS کی تیاری کریں
کلاسز کا آغاز یکم مارچ 2001ء
I.I.T.
6/50 Darul-Uloom Wasti ph:211629

دانتوں کے ماہر معالج
شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون نمبر 213218

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 647434

اکسیر موٹاپا
موٹاپا کو دور کرنے کے لئے جڑی بوٹیوں سے تیار شدہ ہر قسم کے مضر اثرات سے پاک ہے۔
قیمت فی ڈبی -/50 روپے کورس تین ماہ (3 ڈبیاں)
بذریعہ ڈاک منگوائی جا سکتی ہے۔ ڈاک خرچ -/30 روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ
Fax::213966 ☎04524-212434

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ چنا ٹاؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروز والا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا۔ میاں عباس علی۔ میاں ریاض احمد۔ میاں تنویر اسلم

Screen Printing & Designing,
Nameplates, Stickers, Shields,
Computer Signs, Giveaways
3D Hologram Stickers etc.
GRAPHIC SIGNS
129-C, Rehmanpura, Lhr. Ph: 759 0106,
Email: qaddan@brain.net.pk

PRO TECH UPS لگوائیں لوڈشیڈنگ سے نجات پائیں۔ اپنا کمپیوٹر۔ ٹی وی۔ ویڈیو گیم۔ ڈش ریسیور اور دیگر الیکٹرانکس اشیاء بجلی جانے کے بعد بھی استعمال کریں۔
32 اپر فلور چوہدری سنٹر ملتان روڈ لاہور ☎7413853
Email:pro_tech_1@yahoo.com

شاہد الیکٹرک سٹور
ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
متصل احمدیہ بیت الفضل گول امین پور بازار فیصل آباد
فون نمبر 642605-632606

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ اور ڈیزائننگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس کلاک ڈائلز سٹکرز شیلڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 فیکس: 5123862
ای میل: knp_pk@yahoo.com

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات لب چوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں باعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم چوکی 04524-214510 - 04942-3171

نعیم آپٹیکل سروس
نظر و دھوپ کی عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں
کنٹیکٹ لینز و سلوشن دستیاب ہیں
نظر کا معائنہ بذریعہ کمپیوٹر
فون 642628-34101 چوک کچہری بازار فیصل آباد

لاہور میں احمدی بھائیوں کا اپنا پریس
سلور لنک پرنٹرز
کتب وزٹنگ کارڈ لیٹر پیڈ۔ بروشرز شادی کارڈ، کیلنڈرز
کلرفل ڈیزائننگ نیز بہر زبان میں کمپوزنگ کی سہولت موجود
ایڈریس: احسان منزل فسٹ فلور رائل پارک لاہور فون فیکس: 6369887
E-mail: silverlp@hotmail.com

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

CPL No. 61